خاندانی حالات , حیات و خدمات و کرامات واقعات

خلیفۂ قطب المدار حضرت سید جمال الدین

جانمن جنتی رضی اللہ عنہ

پیشکش : مداری میڈیا

Www.Madaarimedia.Com

کتابچہ کے بارے میں

یہ مجموعہ کسی ایک مصنف کی تصنیف نہیں بلکہ مختلف اہلِ علم و قلم کے مضامین پر مشتمل ہے، جو حضور سر تاجِ ملنگاں، سر گروہِ دیوان گان حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ اقدس پر تحریر کئے گئے. حضور جانمن جنتی رضی اللہ عنہ پر کوئی مستقل کتاب نہ ہونے کی وجہ سے اس کو کئی حضرات کے حکم کی تعمیل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ان مضامین کو یکجا کر کے ایک جامع شکل دی گئی ہے تاکہ قارئین یکجا ہو کر استفادہ کر سکیں۔

کتاب کا نام ہم نے "جان من جنتی" منتخب کیا ہے یہ لقب سرکار جمال الدین کو حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطا فرمایا تھا اس مجموعے میں سلسلۂ مداریہ کے مصنف مولانا قیصر رضا اور سوانحِ حیاتِ زندہ شاہ مدار کو ترتیب و تدوین بخشنے والے مولانا سید محمد ظفر مجیب ارغونی مداری کی نگارشات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دو مضامین ہماری جانب سے بھی پیش کیے گئے ہیں:

"حضرت سیدنا جمال الدین جان من جنتی مداری کا تعارف" اور

"مکن پور شریف کا شغلِ دمال"

ہمیں امید ہے کہ اس مجموعہ کو مطالعہ کرنے کے بعد قارئین کو حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرفت اور سلوک و روحانیت کے انوار سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملے گا۔

دعاؤں کا طالب

حافظ غلام فرید حیدری مداری

دیگر معلومات، اور یہ کتابچہ حاصل کرنے کے لیئے ہماری ویبسائٹ "Madaarimedia.com" پر جایئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ مداریہ کے فیضانِ عام پر تاریخی دلائل وشواہد اور نایاب تحقیقات
سے بھرپور ایک معرکۃ الآراء تالیف

بنام

سلسلۂ مداریہ

مئولفہ

مولانا محمد قیصر رضا شاہ علوی حنفی مداری

ناشر

حاجی محمد سلیمان جیلانی برّا، کانپور۔ یو۔ پی۔ انڈیا

خلیفۂ قطب المدار حضرت سید جمال الدین جان من جنتی

ملنگان عظام کی جماعت کے امام اول شہنشاہ ترک وتجرید نازش فقر وتفرید حضور سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔آپ کی ولادت باسعادت ۵۲۹ھ میں ہوئی۔آپ کا مولد ومسکن شہر بغداد ہے۔آپ کے والد گرامی حضرت سیدنا سید محمود اور والدہ محترمہ حضرت بی بی نصیبہ رضی اللہ عنہما ہیں۔آپ تاجدار بغداد محبوب سبحانی حضور سیدنا سرکار غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کے حقیقی بھانجے ہیں۔سیرت وسوانح کی بہت پرانی کتابوں میں آپ کا ذکر خیر موجود ہے۔مراء ۃ الانساب ،خمخانۂ تصوف، سیرت قطب عالم، ثمرات القدس وغیرہ میں تحریر ہے کہ حضور سیدنا محمد جمال الدین جنتی جان من رضی اللہ تعالیٰ عنہ شمس الافلاک مرجع الاقطاب غوث الاغوات حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار حلبی مکن پوری قدس سرہ کی دعاؤں سے پیدا ہوئے۔واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کی گئی ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ سیدہ بی بی نصیبہ کے یہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔آپ اپنے برادر محترم حضور سیدنا غوث اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضور سیدنا غوث پاک نے لوح محفوظ کا مشاہدہ فرما کر بتایا کہ بہن! تیری قسمت میں اولاد تو ہے مگر وہ شہنشاہ ولایت مخزن اسرار حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار کی دعاء پر موقوف ہے۔عنقریب آپ سیاحت فرماتے ہوئے بغداد پہونچنے والے ہیں۔جب حضور کا ورود مسعود بغداد میں ہوتو پھر ان کی بارگاہ میں حاضر ہونا اوران سے دعاء کی درخواست کرنا۔پروردگار عالم سرکار مدار کی دعاؤں کے طفیل تمہیں ضرور اولاد عطا فرمائے گا۔چنانچہ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار قدس سرہ سیاحت فرماتے ہوئے بغداد پہنچے۔پورا

بغداد ایک عرصے سے آپ کی دید کا منتظر تھا کتنے ہی حاجت مند اسی انتظار میں بیٹھے تھے کہ جب شاہکار قدرت قطب وحدت شہنشاہ ولایت حضور سیدنا مدار العالمین کا ورود مسعود بغداد میں ہوگا تو ہم بھی اپنی عرضیاں بارگاہ مداریت میں پیش کر کے شاد کام ہوں گے۔ پورا بغداد آپ کی تشریف آوری کی خوشی سے جھوم رہا تھا۔ ہر طرف مسرتوں کا سماں چھایا ہوا تھا۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو شہنشاہ ولایت کی آمد کی اطلاع دے رہے تھے غرض یہ کہ پورے بغداد میں آپ کی آمد کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ یکے بعد دیگرے لوگ حاضر بارگاہ ہو کر فیوض مداریت سے مالا مال ہوتے رہے۔ بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ جب ہمشیرہ غوث الوریٰ سیدہ بی بی نصیبہ بارگاہ مداریت پناہ میں حاضر ہوئیں اور بحوالہ محبوب سبحانی حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی اپنا مدعائے دل بصد ادب واحترام پیش کیا۔ حضور قطب وحدت سیدنا مدار اعظم قدس سرہ نے کمال شفقت کے ساتھ بی بی نصیبہ کی عرضی کو سماعت فرمایا۔ پھر حضرت سیدہ بی بی نصیبہ سے فرمایا کہ اللہ عز وجل عنقریب تمہیں دو فرزند سعید عطا فرمائے گا۔ ایک کا نام ''محمد'' اور دوسرے کا نام ''احمد'' رکھنا۔ البتہ آپ یہ وعدہ ضرور کریں کہ بڑے فرزند کو آپ مجھے دے دیں گی۔ قدسی صفات اس مقدس خاتون نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ آپ کی اس شرط کو قبول کر لیا۔

بغداد میں چند روز قیام کے بعد آپ دیگر مقامات کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت بی بی نصیبہ کے یہاں ایک فرزند سعید تولد ہوا۔ حسب حکم والدین نے اس نومولود کا نام ''محمد'' رکھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوسرے فرزند کی بھی ولادت ہوئی ان کا نام ''احمد'' رکھا گیا۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضور قطب المدار قدس سرہ پھر بغداد پہونچے۔ پورا بغداد ایک بار پھر آپ کی آمد کی خوشی سے جھوم اٹھا۔ بغداد کے اطراف سے بھی لوگ جوق

درجوق آنے لگے۔ جس قدر بھی لوگ آپ کے بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ نے سبھوں کو شادکام فرمایا۔ حضرت سیدہ بی بی نصیبہ بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور حضرت مدار پاک کو صاحبزدگان کے ولادت کی خبر دی مگر دل ہی دل میں صاحبزادے کی جدائی کے تصور سے کانپ اٹھیں۔ بڑے صاحبزادے محمد جمال الدین اب سن شعور کو پہونچنے والے تھے جبکہ چھوٹے فرزند سید احمد ابھی ان سے کچھ چھوٹے تھے سرکار مدارالعالمین قدس سرہ نے سیدہ بی بی نصیبہ سے فرمایا کہ آپ اب اپنا وعدہ پورا کریں یعنی محمد جمال الدین کو میرے حوالے کریں۔ حضور مدار اعظم کی زبان فیض سے یہ جملہ سن کر آپ کی ممتا تڑپ اٹھی مگر وعدہ تو وعدہ اور وہ بھی اتنے عظیم ولی اللہ سے کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آئی۔ بیساختہ حضرت سیدہ کی زبان سے نکلا کہ حضور! محمد جمال الدین تو انتقال کر گئے۔ آپ خوب جانتے تھے کہ بی بی نصیبہ کو شفقت مادری کے جذبے نے بے اختیار کر دیا ہے مگر آپ نے ان سے کچھ نہیں فرمایا۔ بی بی نصیبہ بھی اجازت مانگ کر گھر کی طرف چل پڑیں۔ ابھی آپ گھر کے قریب ہی تھیں کہ اطلاع ملی کہ محمد جمال الدین زینے سے گر پڑے اس سے پہلے کہ آپ ان تک پہونچتیں محمد جمال الدین کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کرب غم سے بیقرار ہو گئیں اور بلا تاخیر افتاں وخیزاں حضور مدار عالم سرکار زندہ شاہ مدار کی بارگاہ میں پہونچیں اور پورا قصہ بیان فرمایا۔ حضور شہنشاہ ولایت مسکرائے اور فرمایا کہ ٹھیک ہے جاؤ محمد جمال الدین کو میرے پاس لے آؤ۔ جب حضرت محمد جمال الدین کی نعش مبارک آپ کی خدمت میں لا کر رکھی گئی تو آپ نے ان کے سر پر اپنا دست مقدس رکھا اور فرمایا، جمال الدین جان من جنتی اٹھو تمہیں تو دین رسول کی بڑی خدمتیں کرنی ہیں۔ آپ کی زبان فیض ترجمان سے یہ جملے نکلے ہی تھے کہ حضرت سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپ کی بارگاہ سے ملا ہوا خطاب جان من جنتی

آج بھی آپ کے اسم مبارک سے جڑا ہوا ہے۔ دیہاتوں میں اکثر لوگ جمن جتی بھی کہتے ہیں۔ ثمرات القدس میں ایک روایت اس طرح بھی ہے کہ بعد ولادت سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے اپنے دونوں بھانجوں یعنی حضرت سید محمود کے صاحبزادگان حضرت محمد جمال الدین اور حضرت سید احمد بادیہ پا کولیکر خود بارگاہ مداریت میں تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ دونوں میری ہمشیرہ بی بی نصیبہ کے دلبند ہیں۔ آن حضرت کی ذات برکات سے فائز المرام ہونا چاہتے ہیں۔ اور ایک قول کے مطابق حضور غوث پاک نے خود ہی بی بی نصیبہ کے فرزندوں کے لئے بارگاہ قطب المدار میں دعاء کی درخواست فرمائی تھی۔ آپ کے کہنے پر حضور مدار پاک نے دعا فرمائی اور حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہو گئے واپسی میں جب دوبارہ تشریف لائے تو بی بی نصیبہ غوث پاک کی وصیت کے مطابق اپنے دونوں فرزندوں کو لے کر بارگاہ مداریت میں حاضر ہوئیں۔ حضور مدار پاک نے بی بی نصیبہ کے فرزندوں کو دل وجان سے قبول فرمایا اور انہیں لے کر استنبول کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس جگہ ان دونوں عزیزوں کو علم صوری کی تعلیم کے لئے عبداللہ رومی کے حوالے فرمایا اور خود ایک پہاڑی کی گھاٹی میں حبس دم کے اشغال میں واحد حقیقی کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ اس جگہ چند دن گزارنے کے بعد خراسان کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت سیدنا مدار العالمین کی ان ہی نوازشوں کا صدقہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی مداری قدس سرہ کا اسم شریف بھی کاملان طریقت میں سرفہرست ہے۔ آپ سے اتنی ساری کرامتیں ظہور میں آئی ہیں کہ انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ تذکرۃ المتقین وغیرہ میں تحریر ہے کہ حضرت جان من جنتی قدس سرہ شیر کی سواری اور سانپ کا کوڑا رکھتے تھے۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ملاقات کی ہے اور آپ کے فیوض سے خوب خوب مستفیض ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی ملاقات کا ذکر کر کے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

یکے را دیدم از و عرصۂ رود بار
کہ پیش آمدم بر پلنگ سورا
چناں ہول زاں حال بر من نشست
کہ تر سیدنم پائے رفتن بہ بست
(الخ)

آپ نے بھی تقریباً دنیا کے اکثر ممالک کا سفر فرمایا ہے چونکہ آپ کی عمر پاک بھی کافی طویل ہوئی ہے تذکرۃ المتقین گلستاں مدار وغیرہ میں آپ کی عمر شریف چار سو سال تحریر ہے۔ آپ کی عمر پاک کا اکثر حصہ حضور قطب المدار قدس سرہ کی خدمت میں گزرا ہے۔ آپ حضور مدار الوریٰ قدس سرہ کے بڑے چہیتے اور محبوب نظر مرید وخلیفہ ہیں۔ حضور سیدنا مدار العالمین قدس سرہ کے خلفاء میں جس قدر تقرب آپ کو حاصل ہے وہ اوروں کو میسر نہیں، آپ حضور مدار پاک قدس سرہ کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہوئے ہیں زیارت حرمین کے بعد حضور مدار اعظم قدس سرہ کاظمین شریفین بغداد اور دیگر بلاد عربیہ کا سفر فرماتے ہوئے کربلائے معلیٰ پہونچے پھر یہاں سے نجف اشرف کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ نجف اشرف میں حضرت محمد جمال الدین جان من جنتی کو اعتکاف کا حکم دیا اور خود تبلیغ دین کی فرماتے ہوئے ہندوستان کی طرف روانہ ہو گئے۔

پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تمام ملنگان عظام کے مصدر ومنبع حضور سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی ہی ہیں۔ آپ کے سر کے بال بہت بڑے بڑے تھے۔ آپ کے بال نہ کٹوانے کی دو روایتیں مشہور ہیں ایک تو یہ کہ حضور مدار پاک نے حضرت جان من

جنتی کے عہد طفلی میں اپنا دست اقدس ان کے سر پر رکھ کر دعا فرمائی تھی اور دوسری روایت جو تذکرۃ المتقین فی احوال خلفائے سید بدیع الدین کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار نے حضرت محمد جمال الدین جان من جنتی کو اجمیر کے ایک پہاڑ پر ذکر حق واشغال حبس دم میں بٹھا دیا چنانچہ ایک سو پچیس سال تک مسلسل آپ ذکر حق واشغال میں حبس دم میں بیٹھے رہ گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے سر سے خون نکلنے لگا۔ جب حضور سیدنا مدار العالمین قدس سرہ کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت جان من جنتی کے سر پر اپنے دست مبارک سے مٹی ڈال دی جس کے سبب خون نکلنا بند ہو گیا۔ جب حضرت محمد جمال الدین قدس سرہ پہاڑ کی گھاٹی سے باہر آئے تو لوگوں نے آپ کو اس بات کی اطلاع دی کہ ایسا ایسا واقعہ آپ کے ساتھ پیش آ گیا تھا۔ پھر حضور سید الاقطاب سرکار زندہ شاہ مدار نے آپ کے سر پر خاک ملی تھی۔ جب حضرت نے سنا کہ میرے سر پر میرے آقا حضور مدار الوریٰ نے اپنا دست حق رکھا تھا بس اسی کے بعد سے بال کٹوانا بند کر دیا۔ ملنگانِ عظام اسی باعث اپنے بال سر سے جدا نہیں کرتے ہیں۔ دور حاضر کے کچھ دیدہ کور قسم کے لوگ ملنگان عظام کے بالوں پر فتویٰ جہالت نافذ کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔ ناصر السالکین، تذکرۃ الفقراء وغیرہ میں ہے کہ حضور جان من جنتی قدس سرہ کے پیرو دیوانگان کہلاتے ہیں جب کہ آپ سے دیوانگان کی ۷۲ (بہتّر) شاخیں نکلی ہیں جو دیوانگان حسینی، دیوانگانِ سلطانی، دیوانگان رشیدی، دیوانگان دریائی، دیوانگان سرموری، دیوانگان زندہ ولی، دیوانگان آتشی اور دیوانگان کاملی اور دیوانگان جمشیدی، دیوانگان قدوسی، دیوانگان مداحی اور دیوانگان سدھہ شاہی وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں۔

آپ نے پوری زندگی مجردانہ طور پر گزاری ہے یعنی زندگی بھر شادی نہیں فرمائی۔

آپ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ سلسلۂ مداریہ کو کافی فروغ حاصل ہوا ہے بڑے بڑے امراء اور سلاطین نے آپ کی بارگاہ میں حاضری دی ہے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے ہیں۔ایک مرتبہ شیر شاہ سوری آپ سے ملنے کے ارادے سے روانہ ہوا محل سے نکلتے وقت اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر آپ واقعی فقیر کامل ہوں گے تو مجھے آم دیں گے واضح رہے کہ اس وقت آم کا موسم نہیں تھا۔جب بادشاہ وقت آپ کی بارگاہ میں پہونچا تو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں آدھا آم ہے چنانچہ حضرت سید جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ نے وہ آدھا آم شیر شاہ سوری کو دے دیا۔شیر شاہ سوری نے آم آپ کے ہاتھ سے لے لیا اور درویشی وفقیری کے موضوع پر آپ سے گفتگو کرنے لگا۔جانے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ اگر بادشاہ آم کھا لیتا تو اس کے خاندان میں نسلاً بعد نسل بادشاہت قائم ہو جاتی مگر قدرت کو یہ منظور نہ تھا۔حضور سیدنا جان من جنتی قدس سرہ کا مقام و مرتبہ درمیان اولیاء بہت ہی بلند و بالا ہے۔جماعت اولیاء اللہ میں آپ کے مثل ریاضت ومجاہدہ کرنے والے بہت کم نظر آتے ہیں۔پروردگار عالم نے آپ کو مجمع فضائل بنادیا تھا۔بالخصوص جذب خلائق آپ کا خاص وصف ہے۔اللہ کی مخلوق دیکھتے ہی آپ کی گرویدہ ہو جاتی تھی۔گلستان مدار وغیرہ میں ہے کہ جب آپ جنگلوں میں ہوتے تو چاروں طرف سے جنگلی جانور آپ کو گھیرے رہتے تھے۔آپ کی عجیب وغریب داستان ہے۔آپ کی ایک مشہور کرامت آج بھی زبان زد عام ہے کہ ایک مرتبہ حضور قطب وحدت سیدنا مدار العالمین قدس سرہ اور آپ ایک ایسی پہاڑی پر قیام فرما ہوئے جہاں تقریباً نو سو (۹۰۰) سادھو مہنت بھی ٹھہرے ہوئے تھے۔ان سادھوؤں کا بھنڈارہ صبح وشام چلتا رہتا تھا۔ایک روز حضور سیدنا زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے فرمایا کہ جان من جنتی! میری کشتی لے کر سادھوؤں کے پاس جاؤ اور تھوڑی سی آگ لے آؤ۔آپ کشتی لے کر

روانہ ہوئے اور سادھوؤں کے پاس پہنچ کر آگ مانگی۔ سب سے بڑا سادھو بولا آگ کیا کیجئے گا۔ آپ نے فرمایا: کہ مرشد گرامی نے مانگی ہے۔ ایک دوسرے مہنت نے کہا کہ شاید کھانا بنانے کے لئے ہی آگ مانگا ہوگا لہٰذا انہیں بجائے آگ دینے کے دو آدمیوں کا کھانا ہی دے دیا جائے۔ حضرت جان من جنتی نے فرمایا کہ نہیں میرے مرشد تو کھانا کھاتے ہی نہیں ہیں البتہ میں ضرور کبھی کبھی کھالیتا ہوں مگر ہمیں کھانے کی حاجت نہیں، آگ ہی چاہئے۔ بڑے سادھو نے کہا: ٹھیک ہے آپ آگ بھی لے لیں اور کشتی میں کھانا بھی لے لیں۔ جب آپ نے دیکھا: سادھو اصرار پر اصرار کئے جا رہے ہیں تو پھر آپ نے اپنی کشتی ان کے حوالے کر دی باورچی کو حکم ہوا کشتی میں بھر کر کھانا لے آؤ۔ باورچی نے کشتی میں کھانا ڈالنا شروع کیا مگر کیا کیجئے گا دیگیں ختم ہو گئیں اور کشتی ہے کہ بھرنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ یہاں تک کہ ساری دیگیں ختم ہو گئیں مگر کشتی نہیں بھری اب تو تمام مہنت و سادھو سنت حیرت و استعجاب میں دوب گئے، ایک دوسرے کو حیرت بھرے انداز میں دیکھتے رہے مگر معاملہ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آنے والا تھا۔ آپ کے کمالات و کرامات ان مشرکوں پر ظاہر ہو چکے تھے اور آپ کی عظمت کا سکہ ان کے دلوں پر بیٹھ چکا تھا۔ حضرت سیدنا جمال الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عین اسی مقام پر ایک ایسا وظیفہ کیا کہ کچھ ہی دیر کے بعد آپ کے جسم کے سارے اعضاء الگ الگ ہو گئے، سر دھڑ سے جدا ہو گیا۔ یہ کیفیت اور یہ منظر دیکھ کر مہنت لوگ گھبرا گئے لیکن ان میں سے ایک جادوگر، جری، نڈر مہنت نے آواز بلند کی دیکھتے کیا ہو؟ ان کو بوٹی بوٹی کر کے کھا دجاؤ یہ سارے کمالات تو تمہارے اندر بھی پیدا ہو جائیں گے اور اس کی خوبیاں تمہارے اندر سرایت کر جائیں گی۔ مہنتوں کا دماغ پھرا اور انہوں نے آپ کے جسم کے بکھرے اعضاء اور ٹکڑوں کی بوٹی بوٹی کی اور ان ظالموں نے انہیں کھالیا۔ ادھر حضور قطب المدار قدس

سرہ آپ کا انتظار فرما رہے تھے چنانچہ جب زیادہ تاخیر ہوئی تو آپ خود چل کر پہاڑی پر پہنچے اور ایک پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ جمال الدین جان من جنتی تم کہاں ہو؟ حضرت خواجہ جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ نے تمام سادھوؤں کے پیٹ سے جواب دیا کہ حضور! میں مہنتوں کے پیٹ میں ہوں۔ ہر مہنت کے پیٹ سے یہ صدا بلند ہوئی، حضور میں یہاں ہوں۔ حضور سرکار سرکاراں سیدنا زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے فرمایا کہ جلدی سے آجاؤ۔ حضرت جان من جنتی قدس سرہ نے جواب دیا کہ حضور کیسے باہر آؤں، تمام راستے گندے ہیں۔ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ تم تمام سنتوں کے پیٹ سے نکل کر سب سے بڑے سادھو کے پیٹ میں آجاؤ اور پھر اس کا سر پھاڑ کر باہر آ ؤ۔ تمام سنت سرکار قطب المدار کی باتیں سن کر سکتے میں پڑ گئے۔ ابھی تھوڑا ہی وقفہ گزرا ہوگا کہ تمام سنتوں نے جنہیں رتی رتی کر کے کھالیا تھا وہی شیخ طریقت حضور سیدنا محمد جمال الدین قدس سرہ سب سے بڑے مہنت کا سر پھاڑ کر باہر آ گئے جب ان کفار ومشرکین نے ایسی عظیم کرامت دیکھی تو سب کے سب نادم وشرمندہ ہو کر قدم بوس ہوئے اور کلمہ طیب لَاۤاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھ کر حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے اور دل وجان سے آپ کے مرید وغلام بن گئے بعد میں ان میں سے بہت سارے لوگ نعمت خلافت واجازت سے سرفراز ہو کر صاحب کشف وکرامت بھی ہوئے۔ ان لوگوں سے متعلق اور بھی بہت سارے افراد تھے وہ بھی نعمت اسلام سے مالا مال ہو گئے۔ یہ حیرت ناک واقعہ گجرات میں جونا گڑھ گرنار نامی پہاڑ پر واقع ہوا۔ جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضور قطب المدار سرکار نے جان من جنتی کو آواز دی تھی اس پتھر پر آج بھی سرکار زندہ شاہ مدار قدس سرہ کے پائے اقدس کے نشان بنے ہوئے ہیں غور سے دیکھنے پر آدمی کو اس میں اپنا چہرہ بھی نظر آتا ہے۔ مدار ٹیکری اجمیر شریف اور مدار یہ پہاڑ

محل باری نیپال میں بھی ایسا ہی واقعہ مشہور ہے۔(سیر المدار)

حضور سیدنا مدار اعظم قدس سرہ کی سیرت پاک کی مشہور کتاب ''مدار اعظم'' میں علامہ حکیم فرید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضور سیدی زندہ شاہ مدار قدس سرہ آخری سفر حج سے واپسی میں جب خراسان پہونچے تو وہاں کے ایک بزرگ حضرت شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی تشریف آوری کا علم ہوا مگر وہ ملنے نہیں آئے۔ اتفاقاً حضور محمد جمال الدین قدس سرہ ایک طرف سیر کے لئے نکل پڑے وہاں آپ کی ملاقات حضرت شیخ نصیر الدین سے ہوگئی، دورانِ گفتگو حضرت جان من جنتی قدس سرہ نے ان بزرگ سے فرمایا کہ آپ نے حضور سیدنا مدار العالمین سے ملاقات نہیں کی؟؟ حضرت نصیر الدین نے فرمایا مجھے ان سے ملنے کی کیا ضرورت وہ بھی ولی ہیں اور میں بھی ولی ہوں۔ حضرت جان من جنتی کو یہ جملہ ناگوار گزرا چنانچہ آپ نے اسی وقت ان کی کیفیت کو سلب کر لیا اور وہاں سے چل پڑے۔ جب سرکار قطب المدار کی خدمت میں پہونچے تو سرکار مدار پاک نے فرمایا جان من جنتی نصیر الدین کی باتوں سے تمہیں ملول کر دیا۔ آپ نے بوجہ ادب کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت نصیر الدین بھی بارگاہ مداریت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے اور پھر خاموشی کے ساتھ ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔ حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار نے حضرت جان من جنتی کی طرف اشارہ فرمایا بعدہ حضرت محمد جمال الدین قدس سرہ نے وہ سلب کی ہوئی نعمت حضرت نصیر الدین کو واپس دے دی۔ حضور زندہ شاہ مدار قدس سرہ یہاں سے دیگر ممالک میں تبلیغ دین فرماتے ہوئے اجمیر پہونچے۔ اجمیر پہونچ کر سرکار زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے حضرت محمد جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ اور آپ کے برادر حضرت سید احمد بادیا پا کو کوکلا پہاڑی پر چلہ کرنے کا حکم دیا اور خود کالپی کی طرف روانہ ہوگئے۔ آپ کی دینی

خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے ہندوستان میں کئی مقامات پر آپ کے چلے بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے خلفاء کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ حضرت فخر الدین زندہ دل، حضرت سدھن سرمست، حضرت قطب محمد المعروف بہ قطب غوری علیہم الرحمہ آپ کے قابل ذکر خلفاء میں ہیں۔ آپ کا وصال پر ملال ۴ر محرم الحرام ۱۹۵ھ میں ہوا۔ مزار مبارک ریاست بہار کے ضلع پٹنہ کے قصبہ ہلسہ میں مرجع خلائق ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوانح حیات زندہ شاہ مدار

تدوین وترتیب

مولانا سیّد محمد ظفر مجیب ارغونی مداری

مطبع

مدار اشاعت گھر مکن پور شریف

سرگروہ دیوانگان

حضرت سیّدنا جمال الدین جان من جنتی کے چند خلفاء

اس سے پہلے حضرت سیّدنا محمد جمال الدین جان من جنتی مداری قدس سرہ کے مختصر حالات بیان ہو چکے ہیں۔اب آپ کے خلفاء کا بھی اجمالی تعرف آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

آپ کے پہلے خلیفہ حضرت محبّ علی دیوان مداری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔آپ حسنی حسینی سیّد آل رسول ہیں۔وطن مالوف یمن ہے۔بہت سی کرامات کا ظہور آپ سے ہوا ہے۔تبلیغ دین میں بڑے اعلیٰ ہمت آپ تھے۔آپ کے فیوض و برکات سے ایک عالم مستفیض ہوا ہے۔ ہنوز یہ سلسلہ آج بھی آستانہ مبارک سے جاری وساری ہے۔آپ کے بھی کئی خلفاء ہوئے ہیں۔مزار پاک گوتر کا شریف متصل رادھن پور ضلع پاٹن میں مرجع خلائق ہے۔ حضور سیّدنا جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ کے دوسرے نمبر کے خلیفہ منبع فیضان مداریت حضور سیّدنا سدھن سرمست مداری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔آپ آل رسول اولاد علی سے ہیں۔آپ اپنے اورادو وظائف کشف و کرامات تقویٰ وتقدس میں بڑے یکتا تھے۔کبھی کبھی آپ شغل روح پرواز بھی کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ اپنے مرید و خلیفہ حضرت بابا مان دریائی کو تاکید فرما کر شغل روح پرواز میں مشغول ہو گئے۔جب وہ جسم روح

سے زمین پر خالی پڑا رہا تو ایک جادو گر نے اپنی شکل جادو کے زور سے چوہے کی بنا کر سوراخ سے نکلا اور آپ کی ٹھڈی پر کاٹا اس کے کاٹنے سے آپ کو کشف سے معلوم ہوا کہ ایک چوہے نے سوراخ سے نکل کر میرے جسم کی ٹھڈی پر کاٹا ہے۔ المختصر آپ چونکے اور نصیحتاً حضرت بابا مان کی طرف سونٹا لیکر دوڑے اور ڈانٹ کر کہا اے مان تو نے کیوں خیال نہیں رکھا پر بابا مان کو شیخ کے کہنے سے بالکل غصہ نہ آیا اور چپکے کھڑے رہے اور اپنے چہرے کو عاجزانہ ہی بنا کر سنا گئے۔ حضرت سیّد سدھن سرمست رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کی نرم دلی پسند آئی۔ نہایت پیار سے حضرت بابا مان کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ الغرض آپ جس وقت شان مرشد سے واقف ہوئے تو سجدۂ شکرانہ جل شانہ کا ادا کیا اور آپ کے چہرے سے ایک نور چمکا۔ رسالہ سیّد میران علی شاہ ستار میں تحریر ہے کہ ایک بار آپ کی عبادت گاہ میں چراغ نہ تھا اس وقت آپ کے چہرے سے ایک نور ظاہر ہوا کہ آپ نے اور آپ کے ہم صحبتوں نے اس روشنی میں عبادت کی۔ المختصر آپ جس وقت شغل روح پرواز سے ہشیار ہوئے اور بعد خلافت دینے حضرت بابا مان دریائی سے فرمایا کہ اے بابا مان جا فلاں جادوگر کو پکڑ لا۔ آپ پکڑنے کو گئے اس وقت اس نے بہت ہی حکمت سے جادو چلایا مگر حکم خدا سے مطلق اثر نہ ہوا۔ آخر آپ نے اس کو پکڑ کر حضرت کے سامنے لا کھڑا کیا۔ اس نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو آپ کے رعب سے تھرا کے آپ کے قدموں میں گر پڑا اور صدق دل سے کلمہ طیب ادا کر کے آپ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا۔ المختصر اللہ جل شانہ نے آپ سے کئی کرامت ظاہر کیں اور آپ سے دیوانگان سدا شاہی وغیرہ گروہ نکلے ہیں۔

مزار شریف آپ کا گجرات قصبہ جانپانیر میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

آپ کے ایک اور جید خلیفہ حضرت محبّ علی دیوانگان میں آپ کا مزار پاک شاہ کرار بسوہ ریاست الور راجستھان میں ہے مقام مذکور آپ کے خلیفہ حضرت شاہ کرار رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے منسوب ہے۔ حضرت سیّدنا محبّ علی دیوان رحمتہ اللہ علیہ سے بہت ساری کرامتیں معرض وجود میں آئیں۔ ایک قلمی رسالہ جو آپ ہی کی حیات مبارکہ پر مشتمل ہے اس میں تحریر ہے کہ آپ ایک مرتبہ موضع دوشاہ کی سرحد پر ہی تھے کہ خدام نے نقارہ بجادیا کہ آبادی کے لوگ حضور والا کے استقبال کیلئے آبادی سے باہر آجائیں۔ نقارہ بہت دیر تک بجتا رہا مگر کوئی نہیں آیا۔ کافی دیر کے بعد دو تین نحیف ولاغر بوڑھے آبادی سے نکلے اور آپ کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت سیّدنا محبّ علی رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے بقیہ لوگوں کے نہ آنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ وہ بے چارے نحیف ولاغر بوڑھے آپ کے سوال پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیا ور بتایا کہ سرکار! گستاخی معاف فرمائیں پورا گاؤں تجاری جیسے جان لیوا بخار میں مبتلا ہے۔ لوگوں کے اندر اتنی بھی طاقت نہیں بچی کہ وہ اٹھ کر بیٹھ سکیں۔ ہم لوگ بڑی دشواریوں سے گرتے پڑتے آپ تک پہونچے ہیں تاکہ آپ کو آبادی میں لے چلیں۔ حضور سیّدنا محبّ علی رحمتہ اللہ علیہ نے جب ان کی درد بھری داستان سنی تو آپ کو کافی تکلیف ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنی گدڑی نکالی اور ان لوگوں کے حوالے کیا اور فرمایا کہ یہ گدڑی لے جاکر ان دونوں شاہوں کو دے دو جو موضع مذکور میں قیام پزیر ہیں اور ان سے کہو کہ اپنے اپنے چمٹے (دست پناہ) لیکر گدڑی کے پاس کھڑے رہیں۔ ان حضرات نے حکم کی

تعمیل کی اور دونوں شاہوں تک گدڑی پہونچادی۔ حضرت کے حکم کے مطابق دونوں شاہ اپنا اپنا چمٹہ لیکر گدڑی کے پاس کھڑے ہو گئے ابھی تھوڑا ہی وقفہ گذرا ہوگا کہ تمام بلائیں اس گدڑی میں آکر بھر گئیں اور آبادی کے لوگوں کو نجات حاصل ہوئی۔

☆☆☆

مشائخ دیوانگان مداریہ

سرگروہ دیوانگان مدار عمدۃ الاخیار والابرار واقف اسرار جلی وخفی حضور سیّدنا سیّد جمال الدّین جانمن جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام خلفائے قطب المدار سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار میں ایسے ہی ہے جیسے چاند کا مقام ستاروں میں ۔ آپ حضور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزیز ترین خلیفہ ومحبوب ترین مرید ہیں۔ آپ مقامات عالیہ وعلیہ وحالات سنیہ ورفیعہ پر متمکن ہیں۔ ہندوستان کے مشاہیر اولیائے پاکباز میں آپ کا شمار ہے۔ تاریخ ولایت میں اگر آپ ایک طرف عزیز ترین خلیفہ زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ ہونے کا شرف حاصل ہے تو دوسری طرف شان امتیازی کو بڑھانے کے لئے نسبت کی یہ سرفرازی بھی کم نہیں ہے کہ آپ غوث صمدانی محبوب سبحانی حضور غوث الاعظم عبد القادر جیلانی کے خواہرزادہ ہیں۔ حضرت سیّد محمود کا فرزند، حضرت بی بی نصیبہ کا دلبند اور حضور غوث پاک کے خواہرزادۂ ارجمند ہونا اپنی جگہ ایک سعادت ہے لیکن دم مدار سے حیات نو پانا اور مدار الاولیاء قطب المدار سے نسبت بیعت واجازت خلافت میسر ہونا اور قطب الکبریٰ سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت وہمنشینی سے فیضیاب ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔ مونس الارواح، تذکرۃ الصالحین، تذکرۃ المتقین اور سیرت اولیاء کی متعدد کتابوں میں تحریر ہے کہ آپ حضور مدار پاک کی دعاؤں سے پیدا ہوئے۔ خردسالی میں انتقال ہوگیا۔ دم مدار نے ایسی

جان ڈالی کہ حیات مردہ کو پیغام زندگی مل گئی۔ مونس الارواح میں ہے کہ جب لوگ آپ کا جنازہ لیکر چلے تو حضور مدار پاک کو خبر دی گئی۔ جنازے کے سرہانے جاکر تین مرتبہ آپ نے جان من جنتی کہکر پکارا دم مدار نے بیڑا پار کردیا۔ آپ نے آواز دی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اس دن سے جان من جنتی کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ آپ بہت بڑے صاحب کرامات و تصرفات تھے۔ آپ کی مکمل سوانح انشاللہ آگے تحریر کی جائے گی۔

سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ گروہ دیوانگان آپ ہی سے جاری ہوا ہے۔

دیوانگان:

دیوانگان کون لوگ ہیں؟۔۔۔۔۔۔وہ لوگ جو جمال حسن آفریں کے دیوانہ، خلاق زمان و زمین کے شیدا ذات اللہ الصمد پر فدا ہیں۔ یہ لوگ ایسی دیوانگی رکھتے ہیں کہ کمال ہوشیاری اس پر نثار ہے، خاکساری اور انکساری کا یہ عالم ہے کہ یہ ان کی جبلت سے آشکار ہے۔ حضور سیّدنا قطب المدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سلسلے میں دیوانہ اسے کہتے ہیں

دیوانہ آنرا خوانند ہر کرامشاہدہ حق تبارک وتعالیٰ غالب آید ونور در چشم او جلوہ نماید۔ عقل معاش مغلوب کردد و عقل معاد بظہور آید از کثرت عشق ولدار محبوب حقیقی محفوظ باشد بدیدار یار در چشم خلائق دیوانہ وار می نمائد بدیں واسطہ ایشانرا دیوانہ می گویند و ہر کرا عقل معاش بود اورا عارف گویند۔

”جو اکثر و بیشتر اوقات مشاہدۂ حق تبارک وتعالیٰ میں رہتا ہو اور اس کی آنکھوں میں خدا کا نور جلوہ نما ہو، اس کی عقل معاش مغلوب ہوگئی ہو اور عقل معاد ظاہر ہوگئی ہو، دیوانہ وہ

جو محبوب حقیقی کے دلدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی فراوانی سے محفوظ و مسرور رہتا ہے اور اپنے محبوب کے دیدار میں محو و مگن ہونے کے سبب خلائق کی نگاہ میں دیوانہ وار دکھائی پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے دیوانہ کہتے ہیں اور جس کے پاس عقل معاش ہوتی ہے اسے عارف کہتے ہیں۔

یعنی یہ دیوانگان مدار خمخانہ ازل کے مستانے، بادہ لم یزل کے دیوانے ہیں جن کے دل کا جام عشق الٰہی سے لبریز ہے اور جن کا حال و مقال نہایت ہی شوق انگیز ہے حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔

ورای طاعت دیوان گاں زما مطلب
کہ شیخ مذہب ما عاقلی گنہ دانست

یعنی جو کچھ ہم سے رو پذیر ہو جاتا ہے وہی ہم دیوانوں کی طاعت ہے کیوں کہ اے شیخ جی! ہم دیوانوں کے مذہب میں عقل سے کام لینا تو گناہ تصور کیا جاتا ہے۔

اسی لئے تو کہا گیا ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

یکے پیش شوریدہ حال نبشت
(ایک شخص نے ایک شوریدہ حال کے پاس لکھا)

کہ دوزخ تمنا کنی کہ یا بہشت

(کہ دوزخ کی تمنا کرتے ہو یا بہشت کی)

بہ گفتا مپرس از من ایں ماجرا

(اس نے کہا یہ ماجرا مجھ سے نہ پوچھو)

پسندیدم آنچہ او پسند مرا

(میں نے تو اسی کو پسند کیا جو مرے محبوب نے میرے لئے پسند کیا ہے)

یہی سچے عشق کا غلبہ ہے کہ معشوق کی رضا جو بہر حال اس کو مد نظر رکھتا ہے۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ان الا برار لفی نعیم ''بے شک نیک لوگ اللہ کی نعمت میں ہیں'' حقیقت میں دیوانہ اپنے کام میں ہوشیار ہوتا ہے ہر دم اپنے معشوق کے دیدار کے انتظار میں چشم براہ رہتا ہے۔ مخلوق کی نظر میں بظاہر دیوانہ لگتا ہے لیکن "لی مع اللہ" کی حالت میں سب سے جداگانہ فرزانہ ہے۔

مردم دیدۂ ما جز برخت ناظر نیست

دل سرگشتۂ ما غیر ترا ذاکر نیست

غرضیکہ حضور جمال الدین جان من جنتی معروف بہ جمن جتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو سلسلہ و گروہ جاری ہوا وہ دیوان یا دیوانگان کے لقب سے مشہور ہوا۔ آپ کے خلفاء و مریدین کی تعداد ایشیاء کے ممالک میں بہت کثیر ہے۔ دیوانگان کی بہتر شاخیں ہیں جس کی پوری تفصیل انشاء اللہ کبھی تحریر میں آئیگی۔ حضور جان من جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ جل جلالہ نے بڑی

طویل عمر عطا فرمائی اور تمام حیوانات کو آپ کے تابع کر دیا چنانچہ آپ اکثر و بیشتر شیر پر سواری فرماتے اور سانپ کا کوڑا ہاتھ میں رکھتے تھے۔

جان من جنتی کی شیخ سعدی سے ملاقات:

ایک مرتبہ جان من جنتی قدس سرہ شیر پر سوار ہاتھ میں سانپ کا تازیانہ لئے ہوئے رود بار کے علاقہ میں سیر فرما رہے تھے کہ حضرت شیخ سعدی شیرازی ہیبت کے مارے کانپنے لگے۔ حضور جمال الدّین جان مدار نے تبسم فرمایا اور شیخ سعدی کو تسلی و تشفی دی۔ ارشاد فرمایا، اے سعدی! اس درندہ جانور جو میری سواری میں ہے تجھ پر ہیبت اور تعجب طاری ہے کہ یہ انسان کے قابو میں کیسے ہے؟ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جو بندہ خلوص کے ساتھ خدا کی رضا و خوشنودی حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ رتبہ مل جاتا ہے کہ یہ شیر کیا ساری خدائی اس کا مطیع و فرمانبردار ہو جاتی ہے اور ساری مخلوق اس کی رضا جوئی کرتی ہے۔ شیخ سعدی اس واقعہ کو اس طرح نظم فرماتے ہیں۔

یکے دیدم از عرصۂ رود بار
کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
تبسم کناں دست برلب گرفت
کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد زحکم تو ہیچ

(منقول از خلاصۃ المداریہ)

حضرت سیدنا جمال الدین جان من جنتی مداریؒ کا تعارف

حضرت سیدنا جمال الدین جان من جنتیؒ سلسلۂ عالیہ مداریہ کے عظیم المرتبت بزرگ اور سرکار زندہ شاہ مدار قدس سرہ کے محبوب و برگزیدہ خلفاء میں سے ہیں۔ آپ کو "سردارِ ملنگاں" اور "جماعتِ دیوانگانِ مداریہ کے پیشوا" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی شان و عظمت ایسی بلند ہے کہ صوفیہ و اولیاء کی تاریخ میں آپ کا مقام نہایت ممتاز و منفرد ہے۔

خاندانی نسبت و ولادت

آپ کی ولادت پانچویں صدی ہجری میں بغداد شریف میں ہوئی۔

آپ کے والد کا نام سید محمود اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت بی بی نصیبہ تھا۔

حضرت بی بی نصیبہ حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی سگی بہن تھیں۔

یوں آپ حضرت غوث پاکؒ کے حقیقی بھانجے اور خاندانِ جیلانی کے چشم و چراغ ہیں۔

آپ کے ایک بھائی بھی تھے، جنہیں دنیا سید احمد بادیہ المعروف میراں شاہ باباؒ کے نام سے جانتی ہے۔

پیدائش کا واقعہ

حضرت بی بی نصیبہ کے یہاں اولاد نہ تھی۔ انہوں نے اپنے بھائی حضور غوث پاکؒ سے دعا کی درخواست کی۔ غوث الاعظمؒ نے لوحِ محفوظ کے مشاہدہ سے بتایا کہ اولاد تو مقدر میں ہے مگر وہ حضور قطب المدار سید بدیع الدین شاہ مدارؒ کی دعا سے عطا ہوگی۔

چنانچہ جب سرکارِ مدار بغداد تشریف لائے تو بی بی نصیبہ نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ نے دعا دی اور فرمایا کہ اللہ دو بیٹے عطا کرے گا، مگر بڑے فرزند کو آپ نے میرے سپرد کرنا ہوگا۔ کچھ ہی عرصے بعد حضرت سید محمد جمال الدین اور سید احمد بادیپہ کی ولادت ہوئی۔

القاب و نسبت

آپ کو حضور مدار پاک قدس سرہ سے "جان من جنتی" کا لقب عطا ہوا۔

عوامی زبان میں آپ کو "جمن جتی" بھی کہا جاتا ہے۔

آپ ملنگانِ کرام کے امام و پیشوا ہیں اور آپ ہی کے سبب سلسلۂ مداریہ میں "ملنگ" کی اصطلاح رائج ہوئی۔

تعلیم و تربیت

آپ کی ابتدائی تربیت حضور غوث الاعظمؓ نے فرمائی اور بعد ازاں حضور زندہ شاہ مدارؒ کی نگرانی میں آپ نے روحانی منازل طے کیں۔ علمِ صوری کی تعلیم کے لیے آپ کو حضرت عبد اللہ رومی کے سپرد کیا گیا جبکہ روحانیت میں آپ کا مقام خود قطب المدارؒ کی صحبت و فیضان کا مرہونِ منت ہے۔

خصائل و صفات

آپ نے ساری زندگی مجرد (بغیر شادی کے) گزاری۔

آپ کے بال بہت لمبے تھے اور آپ نے کبھی نہیں کٹوائے، جس کی نسبت آپ کے مرشد کی دعا اور عنایت سے تھی۔

آپ زہد و تقویٰ، ریاضت و مجاہدہ اور عشقِ الٰہی میں بے مثال تھے۔

کرامات وواقعات

آپ شیر پر سواری فرمایا کرتے تھے اور جنگلی جانور آپ کے گرد ادب سے رہتے۔

شیر شاہ سوری آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دستِ کرم سے کرامت دیکھی۔

آپ کی ایک مشہور کرامت گجرات (جوناگڑھ کے گرنار پہاڑ) میں ظاہر ہوئی، جہاں آپ کے جسم کے ٹکڑے مہنتوں نے کھالیے مگر حضور مدار پاک کی آواز پر آپ سلامت باہر آگئے اور ان مہنتوں نے اسلام قبول کرلیا۔

حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ نے بھی آپ کی زیارت کا ذکر کیا ہے۔

خلفاء وفیضان

آپ کے خلفاء میں بڑے بڑے نامور صوفی شامل ہیں:

حضرت فخر الدین زندہ دلؒ

حضرت سدھن سرمستؒ

حضرت قطب غوریؒ

یہی نہیں، بلکہ آپ کا فیضان برصغیر کے دیگر مشاہیر تک پہنچا، حتیٰ کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ تک بھی۔

حضور مدار العالمین کی ہی نوازش کا صدقہ ہے کہ محمد جمال الدین جان من جنتی مداری قدس سرہ کا اسم شریف بھی کاملان طریقت کی لسٹ میں سرفہرست ہے آپ نے بھی تقریبا اکثر ممالک کا سفر فرمایا ہے آپ کی عمر شریف بھی کافی لمبی ہوئی تاریخ کی کتابوں میں400 سال بھی تحریر ہے آپ کی عمر کا اکثر حصہ حضور قطب المدار کی خدمت میں گزرا ہے آپ مدار پاک کے بڑے چہیتے اور محب نظر مرید اور خلیفہ ہیں

آپ کے سر کے بال بہت لمبے تھے آپ کے بال نہ کٹوانے کی دو روایتیں مشہور ہیں۔

ایک تو یہ کی حضور مدار پاک نے حضرت جمال الدین جان من جنتی کے عہد طفلی میں اپنا دست اقدس ان کے سر پر رکھ کر دعا فرمائی تھی

اور دوسری روایت جو۔ تذکرۃ المتقین فی احوال خلفائے سید بدیع الدین۔ کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار نے حضرت محمد جمال الدین جانمن جنتی کو اجمیر کے ایک پہاڑ پر ذکر حق واشغال جبس دم میں بیٹھنے کا حکم دیا۔ حسب حکم ایک طویل عرصے تک آپ جس دم میں بیٹھے رہے، یہاں تک کہ آپکے سر سے خون نکلنے لگا۔ جب حضور سیدنا مدار االعالمین کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت جان من جنتی کے سر پر اپنے دست مبارک سے دھونی کی راکھ ڈال دی جس کے سبب خون نکلنا بند ہو گیا۔ جب حضرت سید جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ پہاڑ کی گھاٹی سے باہر آئے تو لوگوں نے آپ کو اس بات کی اطلاع دی کہ ایسا ایسا واقعہ آپ کے ساتھ یہ پیش آگیا تھا پھر حضور سرکار زندہ شاہ مدار نے آپ کے سر پر راکھ ملی تھی۔ حضرت نے سنا کہ میرے سر پر میرے آقا حضور مدار پاک نے اپنا دست حق رکھا تھا، بس اس دن کے بعد سے بال کٹوانا بند کر دیا۔ ملنگان عظام اسی باعث اپنے بال سر سے جدا نہیں کرتے ہیں، آپ نے پوری زندگی مجردانا طور پر گزاری ہے یعنی زندگی بھر شادی نہیں کی آپکے خلفاء کے ذریعے سے سلسلہ مداریہ کو کافی فروغ حاصل ہوا ہے بڑے بڑے امرا اور سلاطین نے آپ کی بارگاہ میں حاضری دی ہے اور فیوض وبرکات سے مالامال ہوئے ہیں

ایک دفعہ بادشاہ شیر شاہ سوری آپ سے ملاقات کرنے کی غرض سے چلا اور دل میں یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ واقعی سچے پیر ہونگے تو مجھے آم دینگے جبکہ اس وقت آم کا موسم بھی نہیں تھا لیکن جیسے ہی آپ کی بارگاہ میں پہنچا تو شیر شاہ سوری نے دیکھا کہ حضور سیدنا جمال الدین جان من جنتی کے ہاتھ میں آم ہے سرکار جان من جنتی نے وہ آم شیر شاہ سوری کو دے دیا شیر شاہ سوری نے آم آپ کے ہاتھ سے لے لیا اور درویشی وفقیری کے موضوع پر آپ سے گفتگو کرنے لگا جانے کے بعد سرکار جمال الدین جان من جنتی نے فرمایا کہ اگر شیر شاہ سوری آم کھالیتا تو اس کے خاندان میں نسلاً بعد نسلاً بادشاہت قائم ہو جاتی مگر قدرت کو یہ منظور نہ تھا

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور سیدنا جمال الدین جان من جنتی سے اپنی ملاقات کا ذکر میں یہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور محمد جمال الدین جان من جنتی شیر کی سواری کیا کرتے تھے۔

اور جب آپ جنگلوں میں ہوتے تو چاروں طرف سے جنگلی جانور آپ کو گھیرے رہتے تھے

اور یہ کرامت آج بھی زبان زد عام وخاص ہے کہ ایک مرتبہ حضور قطب وحدت سیدنا مدار العلمین اور آپ ایک پہاڑی پر قیام فرما ہوئے جہاں تقریباً نو سو سادھو مہنت بھی ٹھہرے ہوئے تھے ان سادھوں کا بھنڈارا صبح شام چلتا رہتا تھا۔ ایک روز حضور سیدنا زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ جان من جنتی میرا پیالہ لے کر سادھوں کے پاس جاؤ اور تھوڑی آگ لے آؤ، آپ پیالہ لے کر روانہ ہوئے اور سادھوؤں کے پاس پہونچ کر آگ مانگی، سب سے بڑا سادھو بولا آگ کا کیا کیجے گا؟ آپ نے فرمایا کہ مرشد گرامی نے مانگا ہے، ایک دوسرے مہنت نے کہا کہ شاید کھانا بنانے کے لیے ہی آگ مانگا ہو گا لہذا انھیں آگ دینے کے بجائے دو آدمیوں کا کھانا دے دیا جائے۔ حضرت جانمن جنتی نے فرمایا کہ نہیں میرے مرشد تو کھانا کھاتے ہی نہیں ہیں البتہ میں ضرور کبھی کبھی کھالیتا ہوں مگر ہمیں کھانے کی حاجت نہیں۔ آگ ہی چاہئے، بڑے سادھو نے کہا ٹھیک ہے آپ آگ بھی لے لیں اور پیالے میں کھانا بھی لے لیں جب آپ نے دیکھا سادھو اصرار پر اصرار کیے جا رہے ہیں تو آپ نے اپنا پیالہ۔ ان کے آگے کر دیا۔ باورچی کو حکم ہوا کہ پیالہ میں بھر کر کھانا لے آؤ۔ باورچی نے پیالے میں کھانا ڈالنا شروع کیا مگر کیا کہیے کہ دیگیں ختم ہو گئیں مگر پیالہ ہے کہ بھرنے کا نام ہی نہیں لے رہا ہے یہاں تک کہ ساری دیگیں ختم ہو گئیں مگر پیالہ نہیں بھرا، اب تو تمام مہنت وسادھو حیرت واستعجاب میں ڈوب گئے اور ایک دوسرے کو حیرت بھرے انداز میں دیکھنے لگے، معاملہ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آنے والا تھا۔ آپ کی کرامات وکمالات ان مشرکوں پر بھی ظاہر ہو چکے تھے اور آپ کی عظمت کا سکہ ان کے دلوں پر بیٹھ چکا تھا۔ حضور سیدنا جمال الدین جان من جنتی نے عین اسی مقام پر ایک ایسا وظیفہ کیا کہ کچھ ہی دیر کے بعد آپ کے جسم کے سارے اعضاء الگ الگ ہو گئے، یہ کیفیت اور یہ منظر دیکھ کر بہت لوگ گھبرا گئے لیکن ان میں سے ایک جادوگر نڈر مہنت نے گھبرا کر آواز بلند کی دیکھتے کیا ہو، ان کی بوٹی بوٹی کر کے کھا جاؤ، یہ سارے کمالات تمھارے اندر بھی پیدا ہو جائیں گے اور اس کی خوبیاں تمہارے اندر بھی سرائیت کر جائیں گی مہنتوں کا دماغ پھرا اور انھوں نے آپ کے جسم کے بکھرے اعضا اور ٹکڑوں کی بوٹی بوٹی کی اور ان ظالموں نے

انھیں کھالیا ادھر حضور قطب المدار آپ کا انتظار فرمارہے تھے۔ چنانچہ جب زیادہ تاخیر ہوئی تو آپ خود چل کر پہاڑی پر پہونچے اور ایک پتھر پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ جمال الدین جان من جنتی تم کہاں ہو؟ حضرت خواجہ جمال الدین جان من جنتی نے تمام سادھوں کے پیٹوں کے اندر سے جواب دیا کہ حضور میں مہنتوں کے پیٹ میں ہوں۔ ہر مہنت کے پیٹ سے یہی صدا بلند ہوئی حضور میں یہاں ہوں حضور سرکار زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ جلدی سے آؤ۔ حضرت جان من جنتی نے جواب دیا کہ حضور کیسے باہر آؤں تمام راستے گندے ہیں حضور زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ تمام سنتوں کے پیٹ سے نکل کر سب سے بڑے مہنت کے پیٹ میں آجاؤ اور پھر اسکا سر پھاڑ کر باہر آجاؤ تمام سَنت سرکار مدار پاک کی بات سن کر سکتے میں پڑ گئے ابھی تھوڑا ہی وقفہ گذرا ہوگا کہ تمام سنتوں نے جنھیں رتی رتی کر کے کھالیا تھا، وہی حضرت سب سے بڑے مہنت کا سر پھاڑ کر باہر آگئے جب ان کفار و مشرکین نے ایسی عظیم کرامت دیکھی تو سب کے سب نادم و شرمندہ ہوکر قدم بوس ہوئے اور کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھ کر حلقہ اسلام میں داخل ہوگئے اور دل و جان سے آپ کے مرید وغللام بن گئے۔ بعد میں ان میں سے بہت سارے لوگ نعمت خلافت واجازت سے سرفراز ہوکر صاحب کشف و کرامت بھی ہوئے، ان لوگوں سے تعلق اور بھی بہت سارے افراد تھے، وہ بھی نعمت اسلام سے مالامال ہوگئے، یہ حیرت ناک واقعہ گجرات میں جوناگڑھ گرنار نامی پہاڑ پر واقع ہوا، جہاں آج بھی وہ پتھر جس پتھر پر کھڑے ہوکر حضور قطب المدار نے سرکار جانمن جنتی کو آواز دی تھی، اس پتھر پر آج بھی سرکا زندہ شاہ مدار کے پائے اقدس کے نشان بنے ہوئے ہیں،

حضور سیدنا جمال الدین جان من جنتی کے دینی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے ہندوستان میں کئی مقامات پر آپ کے چلے بنے ہوئے ہیں آپ کے خلفاء کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے ہے حضرت فخر الدین زندہ دل حضرت سدھن سرمست حضرت حضرت قطب غوری جیسے آپ کے قابل ذکر خلفاء میں ہیں یہاں تک کہ آپ کا فیض حضرت بابا فرید الدین گنج شکر تک بھی پہنچا ہے

مکنپور شریف کا شغل دمال

ابتداء جمال الدین جنتی سے

سرزمین مکنپور شریف کے عرس مدار العالمین کی رسموں میں سے ایک خاص رسم ہے شغل دمال
جس میں مدار کے ملنگ اپنی ایمانی وروحانی طاقت کا مظاہرہ یعنی شکتی پردرشن کرتے ہوئے مخصوص اذکار کے ساتھ ایک مخصوص ریاضت کرتے ہیں جسے شغل دمال کہا جاتا ہے

شغل دمال سے قبل ایک کشتی ملنگان چوک سے اٹھا کر روضہء حضور مدار العالمین تک لے جائی جاتی ہے پھر وہاں سے دمال خانہ میں تخت نشین صاحب سجادہء عالیہ کے پاس رکھ دی جاتی ہے اس کشتی میں قرآن کریم بھی ہوتا ہے

ملنگان کرام شغل دمال کرتے ہیں

بعض جگہوں پر مثلاً حیدر آباد کے مدار چلہ پر شغل دمال انگاروں پر کرتے ہیں

یہ سب پرنور نظارے دل کو بالیدگی اور روح ایمان کو تازگی عطا کرتے ہیں

سلسلہء عالیہ مداریہ میں شغل دمال کی ابتداء حضرت سرکار سید جمال الدین محمد، جان من جنتی رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوئی تھی

جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ

حضرت جمال الدین جنتی بغدادی رضی اللہ عنہ جو کہ سرکار قطب المدار کی دعا سے پیدا بھی ہوئے تھے اور امر ناگہانی سے بچپن میں ان کا انتقال ہو گیا تھا تو مدار پاک نے ان کے بال پکڑ کر قم باذنی کہتے ہوئے انہیں زندہ بھی کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے پھر انہوں نے ادباو تعظیما کبھی اپنے سر کے بال نہیں کٹوائے کہ سرکار کا دست مبارک ان بالوں سے مس ہوا ہے اس لئے ان کے بال بڑھتے چلے گئے اور بہت بڑے بڑے ہو گئے

مدار پاک جب انہیں بغداد سے لیکر وارد ہندوستان ہوئے تو اجمیر شریف کی مدار ٹیکری پر انہیں چلہ میں بٹھایا اور خود اطراف وجوانب میں دعوت و تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے عرصہ ء دراز کے بعد جب کو کلا پہاڑی یعنی مدار ٹیکری کی طرف واپس ہوئے تو پہاڑ کی بلندی سے جمن جتی نے پیر و مرشد کو آتے دیکھا تو والہانہ انداز میں خوشی سے کودنے لگے۔ آپ کے بال تو بڑے بڑے تھے ہی وہ آپ کے کودنے سے لہرانے لگے

لوگوں نے دور سے دیکھا کہ بابا کچھ تماشہ کر رہا ہے بابا کا تماشہ دیکھنے کے لئے بھیڑ اکٹھا ہو گئی تب تک مدار پاک بھی کو کلا پہاڑی پر تشریف لے آئے آپ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا تو تقریر فرمائی اور لوگوں کو دعوت اسلام دی ان میں سے بہت سے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو مدار العالمین نے جمن جتی کی اس ادا سے خوش ہو کر فرمایا

جان من! تم ایسے ہی کیا کرو تمہاری اس ادا سے اسلام کو فائدہ پہنچا

تب سے سلسلہ ء مداریہ کے درویش یعنی ملنگ شغل دمال کرنے لگے اور مدار پاک کے بعض چلوں پر دمال ہونے لگا

درگاہ معلی حضور سید بدیع الدین شیخ احمد زندہ شاہ مدار پر شغل دمال کی شروعات بھی سرکار جمال الدین جان من جنتی نے ہی کی تھی آپ نے مدار پاک کے برادر زادے، فرزند معنوی، مرید و خلیفہ اور جانشین اول حضور قطب الاقطاب خواجہ سید ابو محمد، محمد ارغون رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے کیا تھا جس کا واقعہ کچھ اس طرح ہے

کہ جب محسن ہندوستاں قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت سید بدیع الدین شیخ احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے تمام خلفاء باوقار نے حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون کو جانشین منتخب کیا اور نذرونیاز تحفہ وسوغات پیش کئے اور حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون جب پہلی بار مسند سجادگی پر جلوہ افروز ہوئے تو حضرت جمال الدین جانمن جنتی اور آپکے دیگر ملنگان پاکباز نے حضرت خواجہ سید ارغون کے سامنے فرط مسرت سے شغل دمال اس وجہ سے کیا کہ مدار پاک نے خواجہ سید ابو محمد ارغون کو اپنا نائب بنا کر اپنے خلفاؤ مریدین کے درمیان یہ کہکر چھوڑا کہ اے لوگوں میں رب کائنات کے دربار میں پہونچنے والا ہوں میں وصال خالق کیلئے تمہارے درمیان سے رخصت ہونے والا ہوں تم سب اپنا اپنا فریضہ ء منصبی ادا کرتے رہنا اگر میرے بعد کوئ مشکل در پیش آئے تو تینوں شہزادوں (حضرت ابو محمد ارغون. ابوتراب فنصور ابوالحسن طیفور) کو میری جگہ سمجھنا

قارئین! بس یہیں سے درگاہ زندہ شاہ مدار مکن پور شریف میں سجادہ نشین کے سامنے شغل دمال شروع ہوا جو ہر دور میں جانشین مدار کے سامنے ہوتا رہا اور آج تک اسی کروفر اور اسی انداز و ادا کے ساتھ سجادہ نشین خانقاہ مداریہ کے سامنے عرس مدار العالمین کے موقعہ پر ملنگان پاکباز شغل دمال کرتے ہیں

چوبدار نقارہ پیٹتا ہے تو نعرۂ تکبیر و رسالت و نعرہ ء دم مدار اور لطف انبیآء و کرم اولیاء و فضل پنجتن، یا علی علی علی کی صداؤں سے فضا گونج اٹھتی ہے

ان نعروں اور صداؤں کے علاوہ نقیب ملنگان یہ اشعار بھی پڑھتے ہیں

تازہ رہے ہمیشہ یہ لشکر مدار کا
جلوہ ہے خاکساروں میں پروردگار کا

قادر کی بندگی میں کمر بستہ رہ مدام

ستار نام پاک ہے اس کردگار کا

اور جب شغل دمال ہو چکا ہوتا ہے تو نقیب ملنگان یہ رباعی پڑھتے ہیں

دنیائے حیف مردوں کی پامال ہو چکی

آگاہ اس سے خلق بہر حال ہو چکی

روشن چراغ حضرت قطب المدار ہے

اب سیدھے چوک پر چلو دمال ہو چکی

سامعین کرام جیسا کہ ابھی ہم نے بتایا کہ ملنگ حضرات دمال شریف میں کشتی کو اٹھاتے ہیں سامعین قرآن کریم اور کشتی کو اٹھانے اور اسے صاحب سجادہ عالیہ کے پاس رکھ دینے کا مقصد اس حدیث پاک کی تلقین کرنا ہے جسکو آپ اپنی اسکرین پر دیکھ رہے ہیں

جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”یا ایھا الناس ! انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا!کتاب اللہ و عترتی اھل بیتی“

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری عترت

اور اپنے اہلبیت کے بارہ میں فرمایا"اِنَّ مَثَلَ اَھلِ بَیتی کَسَفِنَۃِ نُوحٍ مَن رَّکِبَھا نَجا وَ مَن تَخَلَّفَ عَنھا غَرَق

(میرے اہلبیت کی مثال نوح کی کشتی کی طرح ہے)

توسامعین کرام ملنگوں کے شغل دمال کے وقت آل رسول، صاحب سجادہء حضور مدار العالمین کے پاس قرآن اور کشتی رکھ کر یہی پیغام مقصود ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وصیت کے مطابق قرآن اور اہلبیت ہی ذریعہء نجات ہیں اس لئے ان سے وابستگی اختیار کرو اور مضبوط پکڑے رہو

غرض مکن پور شریف میں شغل دمال کے موقع پر مسند سجادگی پر جلوہ افروز صاحب سجادہءعالیہ کے پاس قرآن کریم اور کشتی رکھنے کا مقصود اسی قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تلقین ہے

کہ اے لوگو! اگر تم قرآن اور اہل بیت سے جڑے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے بس اسی سامان سے نجات کی خبر کو سن کر ملنگان حضرات فرحت و' مسرت اور محبت میں دمال کرتے ہوئے اُس عہد کی یادگار کا ڈنکا بجاتے ہیں

اور لبیک کہتے ہوئے کہتے ہیں

کہ اگر ان دونوں سے جڑے رہے تو گمراہ نہ ہوگے

یہ دمّال شریف 16 جمادی المدار کی صبح کو خواجہ سید محمد ارغون رضی اللہ عنہ کے آستانے سے شروع ہوتا ہے اور پھر 16 اور 17 جمادی المدار کو بعد نماز ظہر دمال خانہ میں ہوتا ہے